اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃٍ لَا یَعْلَمُھَا الْخَلْق

اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ عَرْشِیْ

عرش پر آپنے فرمایا کہ یہ لفظ اسلیے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی تجلیات جمالی و جلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفات جمالیہ کا ہے۔ جو کہ اسوقت ظاہر ہو رہی ہین اور اس لیئے کل انبیا کے نامون سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تاکہ ان کے کل صفات کا مظہر تام مین ہو جاؤن۔ خدا تعالےٰ کی صفات محیی و ممیت برابر کام مین زور سے لگے ہوئے ہین ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہین اور ایک طرف مر رہے ہین پس چونکہ ان ایام مین خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کر رہی ہین۔ اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔

عرش کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کے بارے مین آپنے فرمایا کہ عرش ایسی شئے ہے کہ نہ وہ مخلوق ہے اور نہ غیر مخلوق۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی تجلیات کا اعلےٰ مقام جو دونون جہانون مین ہو سکتا ہے وہ عرش کا مقام ہے۔ جو مخلوق کہتے ہین وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو غیر مخلوق قرار دیتے ہین وہ بھی غلطی پر ہیں اسکی تمام تاویلات خود تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا یہ مذہب نہین ہے۔ کیونکہ اگر مخلوق کہا جاوے تو پھر محدود اور مجسم ہوگا۔ اگر غیر مخلوق ہو تو خدا کی خالقیت سے باہر رہتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ خالق کل شئے ہے۔

پس جیسے میرے الہامات مین آنکھین و اصوم اور افطر و اصوم وغیرہ کلام الٰہی بطور استعارہ کے آئے ہین۔ ویسے ہی یہ بھی ایک استعارہ ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ کلام الٰہی مین استعارات ہوا کرتے ہین۔ پھر کیون نہ کہا جاوے کہ ہم اسپر ایمان لاتے ہین اور اسکی کنہ کو حوالہ بخدا کرتے ہین۔ میرا یہی عقیدہ ہے۔ کہ عرش اصل مین مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث سے باہر ہے اور اعلےٰ درجہ کی ایک تجلی ہے۔

اب زمانہ ہے کہ نہم مین اسرار کھلتے جاوین جیسے آسمان سے آنے کا سر انہی ایام مین کھلا ہے۔

ہمیشہ یا نہ افترا کا نہین ہو سکتا

خدا پر افترا کرنا لعنتی کا کام ہوتا ہے۔ کیا لوگ اتنا بھی خیال نہین کرتے کہ اسقدر عرصہ دراز گذر گیا اور ہم کبھی الہام کے بیان کرنے سے فارغ نہین رہے۔ پس ممکن ہے کہ ایک آدمی ہر روز نیا افترا کرے اور خدا کو بھی علم ہو کہ وہ مفتری ہے اور وہ مہلت دے رہا بلکہ اوسکی زندگی مین ایک ایسا زمانہ بھی آتا ہے۔ کہ ٹڈی کی طرح لوگ مر رہے جاتے ہین چارون طرف موتون سے گھرے ہوئے ہین۔ کیا مفتری کی اتنی حفاظت ہو سکتی ہے۔ کیا خدا کا فضل و کرم ایک مفتری کے اسطرح شامل حال ہو سکتا ہے۔ کیا وہ یہ افترا کر سکتا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار۔

بات یہ ہے کہ بظاہر کتنے ہی مذاہب کیون نہ ہون لیکن اصل مین دہریت کی باریک رگ اپنا کام کر رہی ہے۔ اگر دہریت نہ ہوتی تو یہ عیسائیت ہی اسقدر نہ پھیلتی۔ گناہ تو درکنار دہ اب تو خدا کے ساتھ مقابلہ ہے۔ ایک مذنب بھی کبھی اپنے کیے پر پشیمان ہوتا ہے۔ لیکن یہ لوگ خطا پر خطا کرتے ہین اور پشیمانی پاس نہین پھٹکتی۔ اسی کا نام دہریت ہے۔

ضروری اطلاع

اخبار اس لیے دیر سے نکلتا ہے کہ ہمارے کاتب صاحب نام عبد الرزاق ہاشمی کے والد بہار ہین فوت ہو گئے ہین۔ خدا انکو اپنی رحمت کرے۔

مین خود گذشتہ ایام مین عارضہ چشم مین مبتلا رہنے کی وجہ سے تازہ مضامین کی ترتیب سے معذور رہا ہون اور اسی لیے احباب کے خطوط اور فرمائشون کی پوری تعمیل بھی نہین کر سکا لہذا احباب معاف فرماوین۔ یہ اخبار امرتسر مین لکھوا کر قادیان مین چھاپا گیا ہے اور اگر خدانخواستہ جلدی کوئی کاتب میسر نہین آیا تو باور ہے کہ اخبار دیر سے شائع ہو۔ (منیجر)

۲۸ اپریل کے الہامات

اعملوا ما شئتم انی غفرت لکم

انشاء اللہ آمین۔

اعملوا ما شئتم انی امرت لکم ان اسامرت الملائکۃ۔

زاد اللہ عمرک۔

اذا نعمتی۔

غرست لک بیدی رحمتی وقدرتی۔

۲۹ اپریل ۱۹۰۴ء

امن است در مکان محبت سرائے ما

یعنی

دو مکان (یا دل) جو خدا تعالےٰ کی محبت سرائے ہو جاتا ہے اوسمین ہر طرح سے امن رہتا ہے حدیث شریف مین ایک دعا ہے۔ جسکو آداب دعا کی رعایت کے ساتھ پڑھنے سے انسان خدا کی نظرون مین محبوب ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اسکا مطلب یہ ہے کہ الٰہی مین تجھ سے تیری محبت کا اور جو تجھے محبت کرتا ہے اسکی محبت کا اور ان اعمال کا جنکے ذریعہ سے تیری محبت کے در تک انسان پہونچتا ہے سوال کرتا ہون۔ (ایڈیٹر)

اور ایک خواب مین معلوم ہوا کہ طاعون لوگون کو مجبور کرتا ہے

کتاب نورالدین

امرتسر مین بعض احمدی جوشیلے احباب کے اہتمام سے دوبارہ طبع ہو رہی ہے۔ ہم امید کرتے ہین کہ تمام احباب صحت کتابت کاغذ عمدہ چھپوائی مین خاص اہتمام کو مدنظر رکھکر کتاب کی عظمت اور شان بیان کی خاص روشنی ڈالنے کی کوشش فرماوینگے اور احمدی احباب بھی اسکی قدردانی سے دریغ نہ کرینگے۔

اطلاع۔ وی پی خریدارون کی طرف ارسال ہو رہے ہین۔ وصول فرما کر کارخانہ کو مشکور فرماوین۔

ضرورت ہے ایک کاتب اگر وہ اصلاح بھی کر سکتا ہو تو ترجیح دیجاویگی۔ درخواست بنام منیجر البدر قادیان ہو۔

حقیقی اور کامل احمدی کون نہیں

(۱) وہ جو دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا

(۲) وہ جو جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔

(۳) وہ جو دنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا

(۴) وہ جو درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا

(۵) وہ جو پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے۔ بدنظری سے خیانت سے۔ رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔

(۶) وہ جو پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا

(۷) وہ جو بداثر ڈالنے والے بد رفیق کو نہیں چھوڑتا

(۸) وہ جو اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی خدمت سے لاپرواہی۔

(۹) وہ جو اپنی بیوی اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔

(۱۰) وہ جو اپنے ہمسایہ کو ادنے ادنے خیر سے محروم رکھتا ہے۔

(۱۱) وہ جو نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشا جاوے۔ اور کینہ پرور آدمی ہے۔

(۱۲) وہ مرد جو بیوی سے اور وہ بیوی جو خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے۔

(۱۳) وہ جو فی الواقعہ مجھ (حضرت مرزا غلام احمد) کو مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا۔

(۱۴) وہ جو امور معروفہ میں میری (حضرت مسیح موعود کی) اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے

(۱۵) وہ جو مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے

(۱۶) ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز۔ اور ان کا ہم نشین۔ اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا۔ جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔

ضروری احکام از (کشتی نوح)

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔

تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔

سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔

اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا ہے۔

تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔

اسلام [illegible] احمدیہ کا خدا

ایک قادر قیوم اور خالق الکل خدا جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کوئی اس کا بیٹا وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں۔ انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی تغیرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی جڑ

یہ خدا ہے جو سلسلہ عالیہ کی شہرت ہے۔ اس پر ایمان لاؤ کہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں اس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستونوں کے لٹکا دیا اور زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ اسی نے حضرت مرزا غلام احمد پر وحی نازل کی اور ان کے لئے زبردست نشان دکھلائے اور ان کو مسیح موعود کر کے بھیجا۔

دعا کے بارے میں احکام

جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں۔

جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔

تم راستباز اس وقت ہوگے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت۔ ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ (از مسیح موعود)

(خدا کا ہو رہنے کے نتائج) اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔

ایک شخص جو اپنے پاس ایک خزانہ رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا [illegible] پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ تمہارا خدا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔

خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ

فیضان احمدی

شیریں مقال ستودہ خصال سرو قد خورشید خد نور بخش چشم بینائی گلشن یکرنگی وچہرۂ تابان گلزار جاودانی تعشق افزائے روحانی وحدیقۂ خوبی وکامرانی وگل گلستان محبوبی سیدنا ومولانا نور الہدیٰ امام الہدیٰ مہدی دوران مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور زاد مجدکم۔

تسلیم۔ سر نیازمندی واسطے اداے رسم خادمانہ آستانۂ درگاہ معلی پر خم کرکے باادب ملتمس ہوں کہ جب اللہ جلشانہٗ اپنے کسی بندے پر اپنا فضل کرنا چاہتا ہے تو اپنی غیبی آواز سنا کر اپنے مامور کی شان نمائی سے اطلاع فرمایا کرتا ہے چنانچہ مختصر یہ ہے کہ ایک روز مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب کے مکان پر حضور کے مخالف اپنی جانوں کے دشمن فضول بحث کرنے کو آئے لیکن ناکام واپس گئے اور مجھکو اسی شب یعنی مورخہ ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء بوقت ۱۱ بجے رات کے جبکہ میں بعد نماز عشا کے آرام کر رہا تھا میری مکان میں ایک آواز قدرتی جیسی کہ مولوی سید تفضل حسین صاحب کی تھی آئی وہ آواز یہ تھی کہ

اللہ تجھپر فضل خاص ہوا اور مرزا صاحب کا دامن پکڑ

وہ آواز کیا تھی گویا مجھکو راہ راست پر لانیوالی رہبر تھی جس سے میرا ایک خوشی ظاہر ہونیوالی تھی کمرہ میں اسوقت دوسرا کوئی شخص نہ تھا گھبرا کر اٹھا اور کمرہ دیکھا اور باہر کمرہ کے بھی دیکھا کوئی شخص نہ ملا تو یقین کامل ہوگیا کہ یہ آواز غیبی ہے اور جناب مرزا صاحب مسیح موعود مہدی آخرزمان برحق ہیں صبح کو میں مولوی سید تفضل حسین صاحب کے مکان پر گیا ان سے رات کا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ واقعی تمہارا خواب بیشک ہے انشاء اللہ بہت جلد تم عمدہ درجہ پر ہو گے اور بہت سی نصیحت کی باتیں بیان کیں جس سے میرا خیال خام جو اس سے پہلے تھا سو جاتا رہا اور عقیدہ درست ہوگیا اور مولوی صاحب نے نماز کے بعد میں ہدایت کی قاعدہ نماز کے بتلائے جس کی تعمیل میں شروع کرنے لگا سو تادم مرگ کرتا رہوں گا اور روز بلاناغہ مولوی صاحب ممدوح کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا رہا اور ان سے وعظ و نصیحت وغیرہ سنتا رہا۔ میں مولوی صاحب ممدوح کا از حد درجہ کا شکر گذار و ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے چند کتابیں میری واقفیت کو مفت نظر کیں کیونکہ میں آجکل بیکاری کی وجہ سے از حد سخت افلاس میں مبتلا ہوں جس کا حال سوائے خداوند عالم کے اور کوئی دوسرا نہیں جانتا۔ ....

اب دوسرے خواب کا حال مورخہ ۲۹ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء یوم جمعہ درمیان گیارہ بجے رات کے عالم رویا میں جو دیکھا ہے وہ یہ ہے کہ ایک شخص عمامہ باندھے اور قبا پہنے نورانی صورت میرے پاس آئے جس سے مجھکو معلوم ہوا کہ یہ کوئی بزرگ مقبول خدا ہیں کیونکہ ان کے چہرے سے نور برستا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ میں موجب ارشاد اٹھا وہ میرا ہاتھ پکڑ کے ایک سمت کو روانہ ہوئے چلتے چلتے ایک شہر کے قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شہر کے مینار وگنبد وکلس سبز سبز درختوں ایسی دکھلائی دے رہے تھے جو ایسے خوشنما معلوم ہوتے تھے کہ میرا ہی جی جانتا ہے جن کی تعریف میں بیان نہیں کر سکتا کیا کہوں جو میری حالت اسوقت تھی سوائے خداوند عالم کے اور کوئی نہیں جانتا ہے میرے اور شہر کے درمیان ایک دریا صاف وشفاف پانی کا رواں تھا میں اور میرے ساتھی دریا عبور کرکے شہر میں داخل ہوئے اور شہر کی سیر کرتے ہوئے ایک جگہ پہونچے جہاں کہ مجلس وعظ ہو رہی تھی ایک بزرگ نورانی صورت گندمی رنگ عمامہ باندھے ہوئے اور قبا پہنے وعظ کر رہے تھے میں اور میرے ساتھی اس مجلس میں جا کر بیٹھ گئے دل میں خیال کیا کہ دیکھوں اس مجلس میں میرا کوئی ملاقاتی بھی ہے یا نہیں جس سے یہ دریافت کروں کہ یہ کون مقام ہے اور یہ واعظ کون حضرت ہیں جب میں چاروں طرف دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ممبر کے قریب مولوی تفضل حسین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور مختلف جگہوں پر مولوی محمد صادق حسین صاحب وکیل اٹاوہ اور دیوان عبد المجید صاحب اور ابن حسن یوسف علی اور بھی چند آدمی جنکو میں نے دیکھا تو ہے مگر نام معلوم نہیں چند دوست اور دکھلائی دیئے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اسوقت کی حالت کچھ بیان نہیں کر سکتا ہوں، دل خودبخود خوش اور دل کو ایک قسم کی تازگی تھی اس حالت میں یہ غزل وردزبان تھی جو میں کبھی نہ سنی تھی اور نہ لکھی ہوئی دیکھی تھی ؎

خدایا از لطف عرفاں کرامت کن دماغم را
بموج بادۂ بیرنگ دریا کن ایاغم را
دلم از ظلمت عصیان شمع کشتہ میماند
بنور احمد مرسل فروغے دہ چراغم را

اور بہت سے اشعار تھے جو میں یاد نہ رکھ سکا جو تحریر کئے جاتے اور اب یہ غزل وردزبان ہے غزل یہ ہے۔

میرے ہر دم دہیان میں تو ہے
دل میں رہتا ہے جان میں تو ہے
کونسی جا ترا نہیں ہے نشاں
لامکان اور کان میں تو ہے
گاہ سلطان وگہ فقیر غریب
ہر طرح تازہ شان میں تو ہے
لفظ معنی میں تو ہے جلوہ
میرے ہر دم میں دھیان ہے تو
ہے یقین میں ترا اگرچہ ظہور
نفس الحقیقت گمان میں تو ہے
تجھکو پوشیدہ کیوں کرے کوئی
ایک ظاہر جہان میں تو ہے

میں نے فجر کو مولوی سید تفضل حسین صاحب سے یہ خواب جاکر بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ان کو دیکھو تو پہچان سکتے ہو میں نے کہا ہاں پہچان سکتا ہوں تب دوسرے روز حضور والا کی تصویر دکھلائی تو میں نے فوراً پہچان لیا لہذا اب ملتمس ہوں کہ مجھکو آپ اپنے خادموں اور غلاموں میں داخل کریں چونکہ اسوقت میری حالت کمزور ہے لہذا میں چندہ ایک روپیہ سال ادا کرتا رہونگا جسوقت مجھکو استطاعت ہووے گی میں سر کے بل حضور کے آستانہ پر گروں گا عریضہ ختم کرتا ہوں زیادہ حد ادب
مورخہ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۴ء۔

مسائل

(۱) **سر کے بال کتروانا** مستفسر قاضی فتح حسین صاحب کوئیٹہ
حضرت اقدس کے موئے مبارک تو کانوں تک ہیں اور قریب ۱۰ سال سے میں نے آپ کے بال کترے ہوئے نہیں دیکھے حضرت مولوی نور دین۔ حضرت مولوی عبد الکریم صاحبان اور نیز صاحبزادہ میاں محمود صاحب کے بال کترے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔

حکیم نور الدین صاحب فرماتے ہیں کہ سنن ابو داؤد میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بال کترواتے تھے اور کسی نے آپ پر اعتراض نہیں کیا اور نہ قرآن وحدیث میں اسکی ممانعت ہے

(۲) اگر کتا کپڑوں سے لگ جاوے یا کپڑوں کو سونگھ لیوے تو کپڑا ناپاک ہوتا ہے کہ نہیں؟ مستفسر ابو محمد حسین میانمیر۔

جواب۔ اگر کتا پانی میں نہ ہو اور اس کا جسم خشک ہو تو کپڑے کے ساتھ لگ جانے سے یا اسے سونگھ لینے سے کپڑا پلید نہیں ہوتا۔

یہ وہ دو صفحات ہیں جو کہ مئی میں ناظرین کو خالی پہونچے تھے اور ان کے دینے کا وعدہ کیا تھا۔

ملفوظات احمدیہ

جو تقریر حضرت اقدس علیہ السلام نے جناب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی تشریف آوری پر فرمائی تھی جس کا کچھ حصہ الحکم نمبر ۸ جلد ۳ میں شائع ہو چکا ہے اس کا بقیہ حصہ تکمیل سے رہ گیا درج کیا جاتا ہے۔

دنیا میں یہ عام طور پر قاعدہ ہے کہ جب مثلاً کوئی بندوبست کی جگہ کام کرتا ہے اور وہ کام ختم ہو جاتا ہے تو پھر وہ عملہ وہاں نہیں رہتا ہے اسی طرح پر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام دنیا میں آتے ہیں جب ان کے آنے کی غرض پوری ہو جاتی ہے تو پھر وہ رخصت ہو جایا کرتے ہیں۔

لیکن میں آنحضرت صلعم کو دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھکر کوئی خوش قسمت اور کامل نظر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی۔

آپ ایسے زمانے میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ جذام کی طرح بگڑی ہوئی تھی اور آپ اس وقت رخصت ہوئے جب آپ نے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا اور توحید پر قائم کر دیا۔ آپ کی قوت قدسی کی تاثیر کا مقابلہ کسی نبی کی قوت قدسی نہیں کر سکتی حضرت عیسیٰ ایسی حالت میں منقطع ہوئے کہ وہ حواری جو بڑی محنت سے طیار کئے تھے جن کو رات دن ان کی صحبت میں رہنے کا موقع ملتا تھا وہ بھی پورے طور پر مخلص اور وفادار ثابت نہ ہوئے اور حضرت مسیح کو ان کے ایمان اور اخلاص پر شک ہی رہا یہاں تک کہ وہ آخری وقت جو مصیبت اور مشکلات کا وقت تھا وہ مسیح کو چھوڑ کر چلے گئے ایک نے گرفتار کرا دیا اور دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر تین مرتبہ لعنت کی اس سے بڑھکر اور کیا ناکامی ہوگی۔

حضرۃ موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی بھی راستہ ہی میں فوت ہو گئے اور وہ ارض مقدس کی کامیابی نہ دیکھ سکے اور ان کے بعد ان کا خلیفہ اور جانشین اس کا فاتح ہوا مگر آنحضرت صلعم کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے۔ آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالیٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت گئے جب اس تاریکی سے دنیا کو روشن کر دیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ یا کہانی کا رنگ اختیار نہیں کر سکتے اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں پیچھے ہی رہ گئے ہیں مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے وہ خود چونکہ ان تمام کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں اس لئے سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے **مجھے بھیجا ہے**

تاکہ میں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔ اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے اور صدہا ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے۔

اور یہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا۔

جو میں دکھا سکتا ہوں

جس طرح پر یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے وہی افضل ہوگا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھکر کرنے والا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو۔

اب اس محک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور مسیح کی کامیابی کو دیکھو ایک موقعہ مسیح پر مشکلات کا آتا ہے وہ قوم اور جماعت جو اس نے طیار کی تھی وہ اپنا کیا نمونہ دکھاتی ہے۔ انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ خاص شاگرد جو حواری کہلاتے تھے اس کو چھوڑ بیٹھے اور جو ان میں خاص تھے ایک تیس روپے کے لالچ سے اس کو گرفتار کرانے والا ٹھہرا۔ اور دوسرا جسکو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں وہ سامنے لعنت بھیجتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کو لیکر نکلتے ہیں مگر وہ اس قوم کو کجرو کہتے ہیں حضرۃ موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات بات پر اعتراض کرنیوالے اور انکار کرنے والی قوم بھی یہاں تک کہہ دیا۔ اِذھب انت و ربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون۔ مگر اس کے بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو دیکھو کہ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنا خون بہا دیا اور آنحضرت کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے تھے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت کو اٹھانے کو ہر وقت طیار تھے انہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ ان کو دیا گیا۔ پس صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے کبھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا ان کی نسبت آیا ہے

منھم من قضی نحبہ ومنھم من ینتظر

یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اسی راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرۃ کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ صحابہ کرام۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ آنحضرۃ صلی اللہ کی سیرۃ کے روشن ثبوۃ ہیں اگر کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے پس وہی شخص آنحضرت صلعم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا ہو جو نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی قدر نہیں کرتا وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے۔ اگر وہ کہے کہ میں آنحضرۃ صلعم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا سمجھتے ہیں اور ان سے دشمنی کرتے ہیں وہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی نبوۃ کے دلائل کو توڑتے ہیں جب ایک ٹانگ ٹوٹ جاوے تو باقی کیا رہ جاتا ہے اگر

آپ اپنے سارے زمانہ رسالت مین دوچار آدمی بھی معاذاللہ ایسے طیار نہین کر سکے جو اعلیٰ درجہ کو باخدا انسان ہون اور جنہون نے اعلیٰ درجہ کی روحانی تبدیلی کرلی ہو تو پھر آپ کی "قوۃ قدسی" کا کیا ثبوت رہ جاوے گا پھر اگر دوسرے لوگون کے اعتراضون کو دیکھا جاوے وہ جو اپر کرتے ہین تو پھر تو معاذاللہ ایک بھی راستباز عملی آپکی تعلیم سے ثابت نہین ہوتا - بیاضیہ رخوارج حضرۃ کو مرتد کہتے ہین کہ انہون نے حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کر لیا حالانکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی فرمایا تھا اس اعتراض کا جواب شیعہ کیا دے سکتے ہین اسی طرح پر بیاضیہ کے اعتراض ایسے ہین کہ ان کو سنکر بدن پر لرزہ پڑتا ہے ادہر شیعہ ہین کہ وہ شیخین کی ذات پاک پر شوخی کے ساتھ اعتراضات جمع کرتے ہین - لیکن اگر یہ دونون فریق خداترسی اور روحانیت سے کام لیتے تو ایسا نہ کرتے وہ دیکھتے کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم اک جسم کی طرح ہین اور صحابہ کرام آپکے اعضاء ہین جب اعضاء کاٹ دیے جاوین تو پھر باقی کیا رہ گیا جسم ناقص رہ جاتا ہے اور خوبصورتی بھی باقی نہین رہتی -

ان باتون کو سن سن کر بدن پر لرزہ پڑتا ہے اور مسلمانون کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ اپنی اس قسم کی بار بدرویون سے بھی دشمنون کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہین اور ان کی زبانین کھلتی ہین بلکہ وہ اپنے ہاتھ سے اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہین اور نہین سمجھتے کہ اس قسم کی اندرونی کمزوریون اور خرابیون نے یہ ضرورت پیدا کی کہ خداتعالےٰ اپنے دین کی تائید اور نصرت کے لئے ایک سلسلہ قائم کر دیتا جو ان غلط فہمیون کو دلون سے دور کر دیتا -

یہی غرض ہے میرے آنے کی

جو سعیدالفطرۃ ہین وہ اس حقیقت کو سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہین - مین پھر کہتا ہون کہ یہ بات بڑی ہی قابل غور ہے کہ یہ لوگ جو مسلمان کہلا کر صحابہ کرام کی ذات پر حملہ کرتے ہین وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملہ کرتے ہین اور قرآن شریف کی عزت پر حملہ کرتے ہین غیر قومون خصوصاً عیسائیون کے بالمقابل ہمارا یہی زبردست دعوی ہے کہ آپکی پاک تعلیم اور صحبت نے ایسے اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کی اور بالمقابل مسیح کے حواری بھی درست نہ رہ سکے لیکن جب یہ عقیدہ ہو کہ بجز ایک یا دو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت مین کسی کی بھی اصلاح نہین ہوئی تو پھر ہم کو منہہ دکھانے کی بھی جگہ نہین رہتی - اس صورۃ مین ہم ان کے سامنے کیا پیش کر سکتے ہین ؟

قرآن شریف کی اس سے کیا عزۃ رہی ایکطرف تو ہم یہ مانتے اور پیش کرتے ہین کہ قرآن کریم خاتم الکتب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور نبوت ختم ہو چکی دوسری طرف اس کی تاثیرات کو یہان تک ظاہر کرتے ہین کہ ایک آدمی کے سوا کوئی درست نہ ہو سکا اور جب اس پر ان اعتراضون کو جمع کیا جاوے جو مخالف کرتے ہین تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بھی درست نہین ہوا بلکہ سارے مرتد ہو گئے اس عقیدہ کی شناعت کو خوب غور سے سوچ کر اس کا اثر اسلام پر کیا پڑتا ہے آنحضرۃ صلعم کے تو یون مخالف ہوئے اور قرآن شریف سے برخلاف اس طرح پر ہین کہ کہتے ہین کہ اصل قرآن شریف نہین رہا جواب موجود ہے وہ محرف مبدل ہو گیا ہے اور اصل قرآن مہدی کسی غار مین لے کر چھپا ہوا ہے اب تک نہین نکلتا - دنیا گمراہ ہو رہی ہے اور اسلام پر حملے ہو رہے ہین مخالف ہنسی کر رہے ہین اور خطرناک توہین کر رہے ہین اور مسلمانون کے ہاتھ مین بقول ان کے قرآن شریف بھی [illegible] اور مہدی [illegible] کہ وہ غار سے ہی نہین نکلتا - کوئی سمجھدار آدمی خدا سے ڈر کر ہمین بتلا وے کہ کیا یہ بھی دین ہو سکتا ہے اور اس سے کوئی آدمی روحانی ترقی کر سکتا ہے یہ محض فسانے اور خیالی باتین ہین حقیقت اور سچ یہی ہے کہ آنحضرۃ کو خداتعالےٰ نے اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت اور تاثیر کے ساتھ بھیجا تھا جس کا اثر ہر زمانہ مین پایا جاتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو خدمت اسلام کی کی ہے اور جس طرح پر انہون نے اپنے خون سے اس باغ کی آبپاشی کی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ مین نہین ملے گی - ان کی خدمات اسلام کے لئے نہایت ہی قابل قدر اور اعلیٰ درجہ کی ہین اور جب خداتعالےٰ کو دین مین سستی واقع ہونے لگتی ہے اور کج فہم یا مرور زمانہ کی وجہ سے غلط فہمیان پیدا ہو کر یہ پاک دین بگڑنے لگتا ہے

اس وقت خداتعالیٰ ایک شخص کو مامور کر کے بھیجتا ہے جو اس کے بلانے بولتا ہے اور روح القدس کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے

وہ ان غلط فہمیون اور خرابیون کو دور کرتا ہے جو عملی طور پر دین مین پیدا ہو جاتی ہین اور اپنے عملی نمونہ اور قدسی قوت کے ساتھ ایک نیا ایمان دنیا کو خداتعالےٰ کی ہستی پر بخشتا ہے - لیکن جب انسان خداتعالےٰ سے غافل ہو جاتا ہے اور شعائر اللہ کی پرواہ نہین کرتا - اللہ تعالےٰ بھی اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس شخص اور ایسی قوم کو تباہ کر دیتا ہے - چنانچہ چغتائی سلطنت نے جب دین سے غافل ہو کر بہائم کی سی سیرۃ اختیار کر لی تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا ؟ وہ سلطنت جو صدیون سے چلی آتی تھی اس کا کچھ بھی باقی نہ رہا اور ایک مشاعرہ پر اس کا خاتمہ ہو گیا پس انسان کو ہر وقت خداتعالےٰ سے ڈرنا چاہیئے کھلی اور چھپی ہوئی بدکاریان آخر انسان پر وہ وقت لے آتی ہین جب کا اسے آسائش کے ایام مین وہم و گمان بھی نہین ہوتا اس لئے ضروری ہے کہ خداتعالےٰ کا خوف ہر وقت دلپر رہے اور اس کی عظمت و جبروت سے ڈرتا رہے اور اعمال صالحہ کی کوشش کرتا رہے اور پھر دعا کے ساتھ اس کی توفیق مانگے - اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے +

اس قدر تقریر اعلیٰحضرۃ نے فرمائی تھی کہ شیر علی صاحب نے بلا تکلف سے ذیل کا سوال آپ سے پوچھا +

سوال - آپ کی طرف سے نبی یا رسول ہونے کے کلمات شائع ہوئے ہین اور یہ بھی کہ مین عیسیٰ سے افضل ہون اور اور تحقیر کے کلمات بھی بعض اوقات ہوتے ہین جن پر لوگ اعتراض کرتے ہین +

حضرت اقدس - ہماری طرف سے کچھ نہین ہوتا مین ان باتون کا ہرگز خواہشمند نہین تھا - کہ کوئی میری تعریف کرے اور مین گوشہ نشینی کو ہمیشہ پسند کرتا رہا لیکن مین کیا کرون جب خداتعالےٰ نے مجھے باہر نکالا یہ کلمات میری طرف سے نہین ہوتے اللہ تعالےٰ جب مجھے ان کلمات سے مخاطب کرتا ہے اور مین بالمواجہ اس کا کلام سنتا ہون پھر مین کہان جاؤن لوگون کے اعتراضون اور نکتہ چینیون کی پرواہ کرون یا اللہ تعالےٰ کے کلام پر ایمان لاؤن ؟ مین دنیا اور اس کے اعتراضون کی کوئی حقیقت اور اثر نہین سمجھتا - لیکن خداتعالےٰ کو چھوڑنا اور اس کے کلام سے سرگردانی کرنا اس کو بہت ہی برا سمجھتا ہون اور مین اس کو چھوڑ کر کہین نہین جا سکتا اگر ساری دنیا میری مخالف ہو جاوے اور ایک متنفس بھی میرے ساتھ نہ ہو بلکہ کل کائنات میری دشمن ہو

پھر بھی مین اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے انکار نہین کر سکتا دنیا اور اس کی ساری شان و شوکت اس جلیل کلام اور خطاب کے سامنے ہیچ اور مردار ہین

مین ان کی کبھی پرواہ نہین کرتا یس کوئی اعتراض کرے یا کچھ کہے مین - **خدا تعالے کے کلام کو**

اور خدا کو چھوڑ کر کہا جاؤن ◆

ایڈیٹر

اسی مضمون کو اعلیحضرت کے قصیدہ الہامیہ کے ایک شعر مین یون ادا کیا گیا ہے ◆

حکم است ز آسمان بزمین میرسانمش
گر بشنوم نگویمش آنرا کجا برم

اور یہ بالکل غلط ہے کہ مین انبیاء و رسل یا صلحاء امت کی تحقیر کرتا ہون جیسے مین ابرار و اخیار کا درجہ سمجھ سکتا ہون اور ان کے مقام و قرب کا جتنا علم مجھے ہے کسی دوسرے کو نہین ہو سکتا کیونکہ ہم سب ایک ہی گروہ سے ہین اور الجنس مع الجنس کے موافق دوسرے اسدرجہ کے سمجھنے سے عاری ہین ◆

- حضرۃ عیسے اور امام حسین کے اصل مقام اور درجہ کا جتنا مجھ کو علم ہے دوسرے کو نہین ہے کیونکہ جوہری ہی جوہر کی حقیقت کو سمجھتا ہے اس طرح پر دوسرے لوگ خواہ امام حسین کو سجدہ کرین مگر وہ ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہین اور عیسائی خواہ حضرۃ عیسے کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہین بنا دین مگر وہ ان کے اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بیخبر ہین اور ہم ہرگز تحقیر نہین کرتے ◆

مشیر اعلی - عیسائی خواہ خدا بنا دین لیکن مسلمان تو نبی سمجھتے ہین اس صورت مین ایک نبی کی تحقیر ہوتی ہے ◆

حضرۃ اقدس - ہم بھی حضرۃ عیسی کو خدا تعالی کا سچا نبی یقین کرتے ہین اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہین - اسیطرح پر حضرۃ امام حسین کی بھی جائز عزت کرتے ہین لیکن جب عیسائیون سے مباحثہ کیا جاوے وہ راضی نہین ہوتے جب تک حضرۃ عیسے کو اللہ یا ابن اللہ کہا جاوے اسی لئے جو کچھ ان کی کتاب پیش کرتی ہے وہ دکھانا پڑتا ہے تاکہ ایک کفر عظیم کو شکست ہو ◆

مشیر اعلی - ان کے مقابلے مین اگر ان کی تردید کیجاوے یہ تو اچھی بات ہے مگر ایک اصول صحیح کو توان کی خاطر نہین چھوڑنا چاہیے -

حضرت - اصول صحیح وہ ہو سکتا ہے جسپر اللہ تعالے قائم کرے ہم ان اصولون پر چلتے ہین جنپر ہمکو اللہ تعالے چلاتا ہے اگر کوئی اس وقت ان باتون کو استہزا کی نظر سے دیکھتا ہے اور یقین نہین لاتا ◆ **تو مرنے کے بعد اس کی حقیقت کھل جائے گی ◆**

اور خود دیکھ لیگا کہ کون حق پر ہے ◆

میرے اس دعوی پر کہ مین امام حسین سے افضل ہون شور مچایا جاتا ہے لیکن اگر پوچھا جاوے کہ آنے والا مسیح حسین سے افضل ہے یا نہین تو اس کا کیا جواب ہے -

مشیر اعلی - پھر آپ کے نزدیک کیا ہے -

حضرت اقدس - خدا تعالے نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ مین **افضل ہون** اور آنحضرۃ صلعم چونکہ موسی علیہ السلام سے افضل ہین اسیطرح آنیوالا محمدی مسیح - موسوی مسیح سے افضل ہے اس وقت آپ انکار کرین تو کرین لیکن موت کے بعد تو سب کچھ ظاہر ہو جاوے گا اور پتہ لگ جاویگا کہ کون افضل اور حق پر ہے -

مین اگر اپنی طرف سے شیخی جتلاتا ہون تو مجھ سے بڑھکر کوئی جھوٹا نہین لیکن اگر کوئی میرے صدق کے نشانات دیکھکر بھی جھٹلاتا ہے تو پھر اس کا معاملہ خدا سے ہے وہ میری تکذیب نہین کرتا بلکہ اللہ تعالے اور اس کی آیات کی تکذیب کرتا ہے -

آپ جو کچھ کہتے ہین بطور مقلد کے کہتے ہین ذاتی بصیرت آپ کو نہین ہے لیکن مین جو کچھ کہتا ہون بطور محقق کے کہتا ہون اور - **خدا تعالے سے بصیرت پاکر کہتا ہون** - مین خدا تعالے کے مکالمات سنتا ہون ہر روز اس سے مخاطبات ہوتے ہین پھر مین ایک [illegible] مقلد کی [illegible] کرون -

ہان

اگر کوئی امام حسین کو مجھ سے افضل یقین کرتا ہے اور اس کا کوئی الگ خدا ہے تو پھر مین دیکھ لون گا کہ وہ **میرے مقابل اس افضلیت کے کون سے نشان اپنی ذات سے دکھا سکتا ہے اگر کوئی نشان نہین دکھا سکتا اور مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی بھی نہین دکھا سکتا تو پھر میرے لئے جو تحقیق کی راہ کھلی ہے اس کا انکار کرنا نامناسب ہے ◆**

یہ نری کہنے کی باتین نہین ہین میری زندگی کا کون واقف نہ ہو سکتا ہے جب مین براہ راست خدا تعالے سے سنتا ہون **خواہ مجھے دوزخ مین ڈالدیا جائے یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے مین اس کی بالکل پرواہ نہین کرتا -**

مین کبھی اس امر حق کو نہین چھوڑ سکتا - مین نے ان نشانون کے ساتھ اللہ تعالے کو پہچانا ہے جن نشانون کے ساتھ **آدم - نوح - موسی - ابراہیم** علیہم السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہچانا تھا - مین اب اس دامن کو کیونکر چھوڑ سکتا ہون اس دروازہ کو چھوڑ کر اور کسی جگہ مین کیونکر جا سکتا ہون ◆

براہین احمدیہ چوبیس برس پہلے کی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے وہ شیعون کے پاس بھی ہے گورنمنٹ کے پاس بھی کاپی ہے اس کو کھول کر پڑھو کہ کس قدر نشان اس مین دئے گئے تھے اور وہ اس وقت دیئے گئے تھے کہ جب کسی کے وہم و گمان مین بھی وہ باتین نہ آسکتی تہین کہ ایسا ہو جائیگا مثلاً اس مین لکھا ہے کہ آج تو اکیلا ہے لیکن ایک وقت آتا ہے کہ فوج در فوج لوگ تیرے ساتھ ہون گے - دنیا دار مقابلہ کرین گے مگر وہ اس مقابلہ مین ناکام رہین گے اور مین تجھے کامیاب کرون گا اب کوئی مخالف اس کا جواب دے کہ کیا اسیطرح پر نہین ہوا -

جب براہین احمدیہ شائع ہوئی ہے تو سارے ملک مین کوئی آدمی نہین تہا کہ مجھے جانتا ہو قادیان سے باہر کسیکو کچھ پتہ نہ تھا لیکن اب دیکھ لو کہ کس قدر رجوع دنیا کا ہو رہا ہے اور اس ملک سے نکل کر امریکہ - آسٹریلیا اور یورپ تک اس سلسلہ کی شہرۃ ہو گئی ہے کیا لوگون کو اس سلسلہ مین داخل ہونے سے اور روکنے کے واسطے کوشش نہین کی گئی ہین کفر کے فتوے دئے گئے قتل کے مقدمے بنائے گئے جسطرح جس کسی کا بس چلا اس نے لوگون کو باز رکھنا چاہا لیکن جس قدر مخالفت کی گئی اسیقدر زور و شور کیساتھ اس سلسلہ کی اشاعت ہوئی اور آفاق مین اس کا نام پہونچگیا اسی کے موافق جو خدا نے پہلے فرمایا تہا اب ہمین کوئی جواب دے کہ کیا کوئی یہ انسانی کلام ہو سکتا ہے کہ چوبیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کرکے اور پھر وہ حرفاً حرفاً پوری ہو جاوے اور وہ پیشگوئی ایسی حالت مین کی جاوے کہ اس وقت کوئی آدمی جاننے والا بھی موجود نہ ہو اگر یہ انسانی کلام ہے تو پھر ایسا دعوے کرنے والے کو چاہیے کہ اس کی نظیر پیش کرے پھر اس براہین احمدیہ مین درج ہے ◆

یا تون من کل فج عمیق
دیا تیک من کل فج عمیق

اگر اس نشان کو دیکھا جاوے تو اپنی جگہ یہ کوئی ۔ لاکھ نشان ہوگا (الحکم)

۱۶ر اپریل ۱۹۰۴ء

طاعون زدہ کی نماز جنازہ

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک صاحب کا خط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سُنایا جس میں راقم خط نے طاعون زدہ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں استفسار کیا تھا۔ نیز طاعون کے مریضوں سے ہمدردی اور خبرگیری کے متعلق آپکا ارشاد چاہا تھا۔ اسپر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جنازہ پڑھنا چاہیئے اور ہمدردی بھی کرنی چاہیئے لیکن شریعت کے حکم کے موافق اپنے بچاؤ کا بھی ضرور خیال رکھیں جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اگر لوگ گھر کا ایک آدمی بھی شامل ہوجاوے تو کافی سب کی طرف سے ادا ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی میت ہو کہ اوس سے تعفن اور بدبو آتی ہو تو چاہیئے کہ فاصلہ سے اوسکا جنازہ پڑھیں ۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ ۔ غائبانہ جنازہ پڑھنا جو شریعت میں روا رکھا گیا ہے۔ تو آخر کسی مصلحت کی بنا پر ہے ۔ اس لیئے خاص خاص صورتوں میں غائبانہ بھی ادا کر سکتے ہین۔

رویا فجر کے وقت فرمایا کہ ہمنے ایک خواب دیکھا ہے۔ کہ ایک سڑک ہے۔ جسپر کوئی کوئی درخت ہے۔ اور ایک مقام دارہ (فقرا کے تکیہ وغیرہ) کی طرح ہے ۔ مین وہان پہونچا ہوں۔ مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے دو چار اور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اون کے نام اور وہ حصہ خواب کا بھول گیا ہوں آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (سکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں۔ اوسکا دروازہ نہیں ملتا۔ اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے فجو٭ (فضل النسا) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے۔ اور اس کے ساتھ فجا (فضل) بھی ہے۔ لیکن فجے کی ایک انگلی پر خفیف سا زخم ہے۔ جس سے وہ روتا ہے۔ فجے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ بڑی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے ۔ جیسے ایک پیچ کے دبانے سے بعض کل دار دروازے کھلجاتے ہین جب اوس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسی نے کہا کہ یہ دروازہ فضل الرحمٰن نے کھولدیا ہے۔

متعدی امراض کے لگنے کے معنے

حدیث مین ایک کا مرض دوسرے کو نہ لگنے کے یہ معنے ہین کہ بدون اذن الٰہی کے وہ مرض دوسرے مین سرایت نہیں کرتا۔

اسپر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم نے خواب مین دیکھا کہ طاعون کے کیڑے ہوا میں سے ہوتے ہوئے تیر رہے ہین اور وہ اونکو آنکھوں سے دیکھ رہے ہین کہ اس اثنا مین اون کیڑوں نے کہا کہ ہم ہوا مین تو ملے ہوئے تو ہین ۔ لیکن بلا اذن اللہ تعالےٰ کے ہم کسیکو کچھ نہیں کہتے۔

دھونی وغیرہ کا ثبوت حدیث شریف سے

حضرت مولانا نورالدین صاحب نے فرمایا کہ صحابہ کا دستور تھا کہ ہر روز عود وجرائیتہ ۔ گوگل ولوبان قسط وغیرہ جلاتے تھے اہل اسلام نے اس عمل کو بالکل ترک کردیا ہے حالانکہ اس سے بہت سے زہریلے امراض کا دفعیہ ہوتا رہتا ہے مسجد میں بھی دھونی دیجاتی تھی۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنے کپڑوں کو تین بار عود کی دھونی دے لیتے تھے۔ ایسے ہی حدیث شریف میں ہے ۔ کہ راتوں کو پانی کے برتن ڈھک رکھو اگر ڈھکنا نہ ہو تو ایک لکڑی ہی بسم اللہ کہکر برتن پر رکھدو۔ اور ہر ایک کام کو بسم اللہ کہکر شروع کرو ۔ مگر آجکل ان باتوں پر عمل تو کیا ہنسی اور تمسخر کیا جاتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ اب تو یہ حال ہے کہ جمعہ کے دن بھی خوشبو وغیرہ نہیں لگاتے ۔ تبرکا کسٹرائل پر جسقدر ایمان ہے اتنا بسم اللہ پر نہیں ہے۔

جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہر کی نماز پڑھ کر تشریف لیجا رہے تھے کہ آپکا ذہن مبارک طاعون کے علاج کیطرف منتقل ہوا اور الخبیثات للخبیثین کو مد نظر رکھکر آپنے تجویز فرمایا کہ آتشک وغیرہ کے زہر کے لیئے جو ادویہ سم الفار ۔ دار چکنہ ۔ رسکپور ۔ شنگرف وغیرہ دیجاتی ہین وہی طاعون میں استعمال کرکے تجربہ کیا جاوے ۔ چنانچہ حکیم نورالدین صاحب سے آپنے ارشاد فرمایا کہ ان اشیاء کا جوہر اُڑا کر اور کونین ملاکر گولیاں بنائی جاوین ۔ اور مریضوں پر تجربہ کیا جاوے۔ ادویہ کے اجزا اور ترکیب کو حکیم نورالدین صاحب کی رائے پر چھوڑ دیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ نسخہ الہامی نہیں ہے۔

۱۷ر اپریل ۱۹۰۴ء

کامیابی کی موت کو موت نہیں کہا کرتے

لوگوں کے اس اعتراض پر کہ احمدی لوگ کیوں طاعون سے مرتے ہیں ۔ فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جنگوں میں تلواروں سے قتل ہوتے تھے ۔ لیکن جب کامیابی ہوجاتی تو دنیاوی مرنے کو موت نہیں سمجھا جاتا تھا اور آخر نتیجہ یہ نکلتا کہ کوئی صحابی فوت نہیں ہوا کیونکہ انجام پر اونکی تعداد بہت بڑھ گئی تھی جس سے فوت شدہ کی تعداد کو کوئی مناسبت ہی نہ رہی۔

موت سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جماعت کم ہو اور جب جماعت زیادہ ہوجاوے تو پھر اوسکا نام موت کیسے ہوا ۔ دیکھو کہ معترضین کا فرلوگ عرب میں کوئی نہ رہا سب مر کھپ گئے ۔ لیکن سب عرب صحابیوں سے بھر گیا۔ اسیطرح انجام پر دیکھ لینا کہ ہمیں کسقدر کامیابی ہوتی ہے۔

۱۹- اپریل ۱۹۰۴ء

الہام و رویا

من دخلہ کان امنا

۲۰ر اپریل ۔ قریب ۱۰ بجے یہ زندگی کی فیشن سے دور جا پڑے ہین "

فسحقہم تسحیقا

رویا ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی ۔ اس سے اپنی جماعت کی نسبت تفاول کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اول کیا ۔ لفظ ہے تو اوسنے کہا کہ غفور الرحیم ۔ مینے سمجھا کہ یہ جماعت کے لیئے ہے۔

۲۰ر اپریل ۱۹۰۴ء

شام کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلوس فرمایا ۔ تو الہامات ذیل بیان کیئے

الہامات :- (دیکھو صفحہ ۸)

٭ یہ ایک خادمہ کا نام ہے